❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ خلافت کی اہمیت و برکات اور ضرورت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

نظامِ خلافت کی ان گنت نعمتوں میں سے ایک نہایت ہی پیاری نعمت خلیفۂ وقت کا پیارا وجود ہے۔ جو ساری جماعت کے لئے ہر وقت دعا گو رہتا ہے۔ جو ہر دکھ درد میں ان کا سہارا بنتا ہے اور ہر خوشی میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہوتا ہے۔ خلافت کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اُس کے ذریعہ وحدتِ قومی اور اتحادِ ملی قائم ہوتا ہے۔ اِس دنیا میں قومی کامیابی کے لیے اتحاد سے بڑھ کر کوئی قوت نہیں اور اسلام نے اِس قوت کے لیے خلافت کو مرکز قرار دیا ہے۔ اِس حوالے سے آپؒ کے بیت سے ارشادات موجود ہیں۔ چند ایک پیش ہیں۔

خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

آپؒ نے فرمایا:

”ذاتِ باری کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں۔ ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے۔ بڑے سے بڑا ابتلا آیا اور گزر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچ سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی۔.... یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مَیں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے، خدا کی نظر میں اور کوئی دشمن دل اور کوئی دشمن کوشش اِس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اُسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں“

(خطبہ جمعہ 18/جون 1982ء)

پھر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”دیکھو! اللہ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عملِ صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لیے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے، صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافتِ احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کررہی ہوں“۔

(خطباتِ طاہر جلد اوّل صفحہ 5)

دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہ کھانا

فرمایا:

”مَیں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے اِن کے نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے، دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی“

(خطبہ بر موقع پہلا یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ، فرمودہ 29/ جولائی 1983ء)

خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز

نیز فرمایا:

”خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے۔ ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا، احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہو گی۔ خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا، اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہو گی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ جون 1982ء)

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے

فرمایا:

”سارا عالَم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے، وہ نہیں بنا سکتے، کیونکہ خلیفہ کا تعلق خدا کی پسند سے ہے“

(الفضل انٹر نیشنل، 12/ پریل 1993ء)

جماعتی کاموں کی وسعت

نیز فرمایا:

”بہت ہی اہم بات ہے جسے آپ کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جو کام ڈالتا ہے، وہ توفیق بھی دیتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں آپ کو قطعاً فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کام بڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وقت میں برکت بھی بڑھا دیتا ہے۔ کام کرنے والے خدمت کرنے والے از خود دلوں میں جوش لے کر آگے آتے ہیں اور کبھی بھی اس پہلو سے کمی محسوس نہیں ہوئی اور جو کام مجھے کرنے ہیں، وہ مجھے ہی کرنے ہوتے ہیں، وہ بانٹے نہیں جاسکتے اور ان کاموں کے بڑھنے کے باوجود خدا تعالیٰ نے یہ مدد کا سلسلہ ایسا جاری رکھا ہے کہ کبھی بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ کام حدِ استطاعت سے آگے نکل گئے ہیں۔ بعض لوگ گھبراتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں کہ آپ پر اتنے بوجھ پڑ گئے ہیں۔ اب آپ ان کو بانٹنا شروع کریں۔ جو آخری فیصلے والی باتیں ہیں وہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ منسلک رہیں گی کہ فیصلوں کے ساتھ بہت سے غور ہیں، بہت سی باتیں ہیں جو عمومی نظر رکھنے کے بغیر فیصلے ہو ہی نہیں سکتے اور جہاں بھی کمی آئی ہے وہاں فیصلے غلط ہو گئے ہیں۔ اس لیے جو کام سارے عالَم کے ایک مرکزی نمائندے کو کرنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے کہ مرکزی دماغ کام کرے وہ کام بانٹے نہیں جاسکتے، سوائے اس کے کوئی آفت آ جائے تو بعض دفعہ دل میں بھی ایک مرکز بن جاتا ہے لیکن اصل مرکز جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے، وہ ایک مرکز ہے سوچ کا اور بدن کے کام بھی تو دیکھیں کتنے پھیل چکے ہیں۔ اگر آپ کو پتہ لگے کہ کتنے کام ہیں جو انسان کا وجود کرتا ہے تو اس کے تصور سے ہی دماغ مخل ہو جائیں۔ ان کی تفاصیل لکھنے بیٹھیں تو عمریں گزر جائیں تو تفاصیل لکھ نہیں سکتے۔“

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے نظام خلافت کی یہ برکت رکھی ہے جو ان شاء اللہ آئندہ عالَم میں پھیلتی چلی جائے گی کہ ایک ایسی مرکزی نظر پیدا کر دی گئی ہے جس کو روشنی دنیا بھر کی احمدی نظروں سے ملتی اور وہ اپنی بصیرت سے خلیفہ وقت کو حصہ دیتے چلے جاتے ہیں۔“

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 379)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”احمدیت نے دنیا کو محض نظریاتی اور اعتقادی لحاظ سے ہی از سرِ نو وہ اسلام نہیں دیا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام تھا بلکہ وہ نظام بھی عطا کیا جو اس آسمانی پانی کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے اور دُنیا کے کونے کونے تک اس کی ترسیل کا انتظام کرتا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جسے اسلامی اصطلاح میں ”نظامِ خلافت“ کہا جاتا ہے جس کے بغیر دینی اقدار کی کماحقہ حفاظت ناممکن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے آج تک کی اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ نظام خلافت کا ہاتھ سے جاتا رہنا ہے۔ یہ صرف اسلام کا المیہ ہی نہیں بلکہ فی الحقیقت اِسے چودہ سو سال میں تمام بنی نوع انسان کا سب سے بڑا المیہ کہنا چاہئے کیونکہ دنیا کی اکثریت کی اسلام سے محرومی کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ اسلامی نظامِ خلافت کی برکات سے محروم ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4مارچ 1988ء)

آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سکون

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان سے لندن ہجرت سے ایک دن قبل 28 اپریل 1984ء کو مسجد مبارک ربوہ میں ایک نماز کے بعد احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مَیں نے آپ کو یہاں اس لیے نہیں بٹھایا کہ مَیں نے کوئی تقریر کرنی ہے۔ مَیں نے آپ کو دیکھنے کے لیے بٹھایا ہے۔ میری آنکھیں آپ کو دیکھنے سے ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ میرے دل کو تسکین ملتی ہے۔ مجھے آپ سے پیار ہے، عشق ہے۔ خدا کی قسم! کسی ماں کو بھی اس قدر پیار نہیں ہو سکتا۔“

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر 2004ء صفحہ 36)

دعاؤں کی قبولیت

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ خلافت کی برکات میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ ایک ایسا بنیادی اصول ہے جس کو ہمیشہ ہر احمدی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سچے دل اور پیار سے بھیجتا ہے اور وفا کا تعلق رکھتا ہے اپنے محبوب آقا سے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری دعائیں ہمیشہ کے لیے ایسے امّتیوں کے لیے سنی جائیں گی اور اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لیے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ اَن کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی۔ اس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔“

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 56 خطبہ جمعہ 16 جولائی 1982ء)

خلیفہ کے دل میں ساری جماعت کے دل دھڑک رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب میں احبابِ جماعت سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ میں سے جو بھی تکلیف اٹھاتا ہے اُس کی مجھے کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔

یہی خلافت کا حقیقی مضمون ہے ایک خلیفہ کے دل میں ساری جماعت کے دل دھڑک رہے ہوتے ہیں اور ساری جماعت کی تکلیفیں اُس کے دل کو تکلیف پہنچا رہی ہوتی ہیں اور اِسی طرح سب جماعت کی خوشیاں بھی اُس کے دل میں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ پس اللہ کرے ہمیشہ آپ کی خوشیاں پہنچتی رہیں اور آپ کی تکلیف مجھے نصیب نہ ہو کیونکہ آپ کی تکلیف میری تکلیف ہے۔“

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 687)

خلافت نبوّت کا فیضانِ عام
خدا کی عطا ہے یہ عالی مقام
رہیں ہم خلافت کے ادنیٰ غلام
نظامِ خلافت مبارک نظام

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)